چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا مادعی للہ داع

Digitized by Khilafat Library

نمبر ۲۲ | قادیان دارالامان ۱۹-جون ۱۹۰۳ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۵-جون ۱۹۰۳ء

الحمد للہ کہ حضرت اقدس کی طبیعت تندرست رہی اور آپ نے کل نمازین باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

مومن آخرت کو لازم رکھتا ہے

ایک رکعت مین قرآن ختم کرنا ذکر ہوا کہ ایک رکعت مین بعض لوگ قرآن کو ختم کرنا کمالات مین تصور کرتے ہین- اور ایسے حافظون اور قاریون کو اس امر کا بڑا فخر ہوتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ گناہ ہے اور ان لوگون کی لاف زنی ہے جیسے دنیا کے پیشہ والے اپنے پیشہ پر فخر کرتے ہین ویسے ہی یہ بھی کرتے ہین- آنحضرت نے اس طریق کو اختیار نہ کیا حالانکہ اگر آپ چاہتے تو کر سکتے تھے مگر آپ نے چھوٹی چھوٹی سورتون پر اکتفا کی +

انعامات کی ام پھر فرمایا کہ ہر ایک شے کی ایک ام ہوتی ہے- مین نے سوچا کہ اللہ تعالے کے جو انعامات ہین ان کی ام کیا ہے خدا تعالے نے میرے دل مین ڈالا کہ ان کی ام ادعونی استجب لکم ہے کوئی انسان بدی سے بچ نہین سکتا جب تک خدا تعالے کا فضل نہ ہو پس ادعونی استجب لکم فرما کر یہ جتلا دینا کہ عاصم وہی ہے اسی کی طرف تم رجوع کرو +

استغفار گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے اگر انسان یقین سے توبہ کرے تو خدا بخشدیتا ہے- پیغمبر خدا جو ستر بار استغفار کرتے تھے حالانکہ ایک دفعہ کے استغفار سے گذشتہ گناہ معاف ہو سکتے تھے پس اس سے ثابت ہے کہ استغفار کے یہ معنے ہین کہ خدا آیندہ ہر ایک غفلت اور گناہ کو دبائے رکھے اس کا صدور بالکل نہ ہو- فلا تزکوا انفسکم سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ معصوم اور محفوظ ہونا تمہارا کام نہین ہے خدا کا ہے ہر ایک نور اور طاقت آسمان سے ہی آتی ہے +

۶-جون ۱۹۰۳ء

آج کی تاریخ مین سوائے ایک دو کلمات کے اور کوئی ذکر قابل نوٹ نہین ہے اور حضرت اقدس کی طبیعت بخیر وعافیت رہی +

پاس اور فیل ڈاکٹری کے امتحان کا ذکر تھا اسپر فرمایا کہ پاس کے خیال مین مستغرق ہو کر اپنی صحت کو خراب کر لینا ایک مکروہ خیال ہے اول زمانہ کے لوگ علم اسلئے حاصل کرتے تھے کہ توکل اور رضاء الہی حاصل ہو- اور طبابت تو ایسا فن ہے کہ اس مین پاس کی ضرورت ہی کیا ہے جب ایک طبیب شہرت پا جاتا ہے تو خواہ فیل ہو مگر لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہین تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے +

۷-جون ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

ایک شخص نے حضرت اقدس کی بیعت کی نسبت کچھ بشارات خدا تعالے سے پائی تھین وہ حضرت اقدس کیخدمت مین تحریر کر کے روانہ کی تھین- حضرت اقدس نے ان کو سن کر فرمایا کہ جو لوگ فطری امور کی استعداد نہین رکھتے اللہ تعالے ان کو بذریعہ رویا کے سمجھا دیتا ہے + آنحضرت کے معجزات مین سے بھی یہ بات تھی کہ لوگ رویا دیکھتے اور بعض وہ تھے جو کہ آپ کے جود وسخا کو دیکھکر ایمان لائے- اور پھر آپنے سب کو ایک ہی راہ سے گذارنا یہ ایک مشکل کام ہے کہ ہر ایک کی رعایت بھی مد نظر رہے اور پھر ایک ہی راہ سے سب کو گذارا جاوے- آپ پر ایمان لانیکے مختلف طریق تھے بعض اخلاق دیکھ کر ایمان لائے تھے

غرضیکہ آدم سے لیکر آنحضرت تک جس قدر طریق جمع ہو سکتے تھے وہ سب آپ مین جمع تھے یہ بھی ایک مجموعہ جمع کرنے کے قابل ہے کہ اسلام مین داخل ہونیکے طریق کیا کیا تھے +

آنحضرت کے آثار مین سے ایک توجہ کا بھی حصہ ہے کہ جو لوگ قسی القلب تھے وہ بھی کھچے چلے آتے تھے - ایک دفعہ ایک بادشاہ ثمامہ کو باندھا گیا - آپ اس کے حالات ہر روز دریافت کرتے چنانچہ چند روز کے بعد حکم دیا کہ اُسے چھوڑ دیا جاوے پھر اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے کہ پہلے دنیا کے تمام نامون سے تیرا نام مجھے بہت برا معلوم ہوتا تھا اور آج وہی نام سب سے پیارا ہے اور اس شہر سے مجھے بہت نفرت ہوتی تھی لیکن اب اس شہر کو محبت اور پیار کی جگہ دیکھتا ہون تو یہ آنحضرت صلعم کی توجہ ہی تھی جس سے باطنی چرک و میل دور ہوتی تھی - اس کو بہ نظر استخفاف نہ دیکھنا چاہیئے - توجہ مین بھی ایک قوت قدسیہ اور تاثیر ہوتی ہے - صحابہ کرام کے حالات کو دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ انہون نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی اپنی زندگی کو تباہ کر دیا نہ عزت کی پروا کی نہ جان کی بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے + اس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہین ہے - اس جماعت کے اخلاص کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دیکر اخلاص ثابت کیا - ان کے نفس بالکل دنیا سے خالی ہو گئے تھے جیسے کوئی بڈھا بیٹھا سفر کیلئے تیار ہوتا ہے ویسے ہی وہ لوگ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے واسطے تیار تھے +

لوگون کے کامون مین بہت حصہ دنیا کا ہوتا ہے اور اس فکر مین ہوتے ہین کہ یہ کر دو وہ کر دو اور وقت موعود آپہونچتا ہے - خدا ایسا نہین کہ کسی کو ضائع کرے - یہ اعتراض کہ ہمارے املاک تباہ ہو جاوینگے غلط ہے - آنحضرت کے زمانہ مین ابو بکر وغیرہ کے املاک ہی کیا تھے ایک ایک دو دو سو یا کچھ زیادہ روپیہ کسی کے پاس ہوگا - مگر اس کا اجر ان کو یہ ملا کہ خدا نے بادشاہ کر دیا اور قیصر و کسرٰی کے وارث ہو گئے - مگر خدا کی غیرت یہ نہین چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا اور توحید کی حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر از خدا کا کچھ بھی حصہ نہ ہو - توحید کا اختیار کرنا تو ایک مرنا ہے - لیکن اصل مین یہ مرنا ہی زندہ ہونا ہے مومن جب توبہ کرتا ہے اور نفس کو پاک صاف کرتا ہے تو خوف ہوتا ہے کہ مین تو جہنم مین جا رہا ہون کیونکہ تکالیف کا سامنا ہوتا ہے مگر خدا تعالے اسے ہر طرح سے محفوظ رکھتا ہے - یہ موت مختلف طریق سے مومنون پر وارد ہوتی ہے - کسی کو لڑائی سے کسی کو کسی طرح سے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے جنگ نہ کی تو آپ کو لڑکے کی قربانی کرنی پڑی - یہ بات قابل افسوس ہے کہ خدا پر امید رکھے - اور ایک اور بھی حصہ دار ہو قرآن مین بھی لکھا ہے کہ حصے سے خدا راضی نہین ہوتا بلکہ فرماتا ہے کہ حصہ داری سے جو حصہ انہون نے خدا کا کیا ہوتا ہے وہ بھی خدا انہی کا کر دیتا ہے - کیونکہ غیرت احدیت حصہ داری کو پسند نہین کرتی یہی وجہ ہے کہ انبیاء باوجود غریب یتیم اور بیکس اور بلا اسباب ہونے کے اور پھر بموجب قانون دنیا کے بے ہنر ہونیکے آگے سے آگے قدم بڑھاتے ہین اور یہ سب سے پہلا ثبوت خدا کی خدائی کا ہے اسی لیے انکے مخالف حیران ہو جاتے ہین کبھی کچھ کہتے ہین کبھی کچھ جو شخص بڑا جاہل اور ان کے تقدس سے بے خبر ہوتا ہے وہ بھی کم از کم ان کی دانائی کا قائل ہوتا ہے - جیسے عیسائی لوگ آنحضرت کی پیشگوئیان پوری ہوئی دیکھکر کہتے ہین کہ وہ بہت دانا آدمی تھا +

طاعون | طاعون کے علاج کی نسبت

فرمایا کہ بجز اس کے کہ توبہ ہو اور سب تجاویز جو اس کے علاج کے لئے سوچی جاوین خدا کے ساتھ مقابلہ ہے - کوئی تجویز ہونا کافی ہے جبتک خدا سے صلح نہ ہو +

۸-جون ۱۹۰۳ء سے ۱۰-جون تک

کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہے - حضرت اقدس ع بفضل خدا ہر ایک نماز مین شامل ہوتے رہے +

۱۱ و ۱۲ جون ۱۹۰۳ء

ان تاریخون مین حضرت اقدس ع کی طبیعت بفضل خدا تندرست رہی اور آپ برابر نماز پنجگانہ باجماعت مین شامل ہوتے رہے - جمعہ آپ نے مسجد خورد مین ادا کیا +

۱۱- قبل از عشاء

فرمایا کہ درحقیقت خدا تعالے نے تنگی کسی بات مین نہین رکھی جو بندہ پابندہ ہوتا ہے +

فرمایا کہ دو شخص برابر نہین ہو سکتے - ایک وہ جو حقیقت پر پہونچتا ہے اور ایک وہ جو معرفت تک - جیسے رویت اور سماع برابر نہین ہو سکتے ویسے ہی یہ بھی برابر نہین ہے - جو عارف ہے اور نمونہ قدرت دیکھ چکا ہے اور ایک دوسرا جس کے پاس کوئی نظیر نہین کہ جسے پیش کر سکے صرف ظنی امور پاس ہین وہ کیسے برابر ہون +

ایک ہندو کا ذکر ہوا کہ وہ کہتا ہے کہ سب مذہب نجات یافتہ ہین اور آپ مسیح بھی سچے ہین وہ اپنے خیال کی تائید مین یہ شعر پیش کرتا ہے - ؎

ذات پات نہ پوچھے کو

جو ہر کو بھجے سو ہر کا ہو

فرمایا یہ بات تو ٹھیک ہے کہ جو خدا کی عبادت اور اطاعت کرے وہی اسکا ہو سکتا ہے مگر اس بات کا تو پتہ ہونا چاہیئے کہ آیا خدا کو پوج رہا ہے یا شیطان کو کیا وہ کسی اور کا پجاری ہو کر خدا کا ہو سکتا ہے + اس لئے اول خدا کی صفات کا علم ہونا ضروری ہے +

۱۲- قبل از عشاء

سوال - ایک صاحب نے سوال کیا کہ توریت مین حکم تھا کہ کوئی نفس بلا کسی نفس کے بدلہ قتل نہ کیا جائے تو پھر خضر ع نے کیون اس جان کو قتل کیا اور موسے ع نے جو اُس پر سوال کیا تو اسے کیون خلاف ادب جانا گیا موسے ع نے توریت کے رو سے سوال کیا تھا +

جواب - فرمایا من قتل نفس بغیر نفس کے ساتھ آگے او فساد فی الارض بھی لکھا ہے فساد کا لفظ وسیع ہے جو شے کسی زمانہ مین فساد کا موجب ہو سکتی ہے وہ آیندہ زمانہ مین قتل نفس کا..... موجب بھی ہو سکتی ہے - حشرات الارض کو ہم دیکھتے ہین کہ سیکڑون ہزارون روز مارے جاتے ہین اس لئے کہ وہ کسی کی ایذا کا موجب نہ ہون - چنانچہ لکھا ہے کہ قتل الموذی قبل الایذا تو ہر ایک موذی شے کا قتل اُسکے ایذا کے دینے سے قبل جائز ہوتا ہے حالانکہ اس موذی نے ابھی کوئی قتل وغیرہ کیا نہین ہوتا - شریعت اور الہامی اور کشفی امور الگ الگ ہین اس لئے ان کو شریعت کے ظاہری الفاظ کے تابع نہ کرنا چاہیئے - وحی الہی کا معاملہ ہی اور ہوتا ہے - اس کی ایک دو نظیرین نہین بلکہ ہزارہا نظائر ہین بعض وقت ایک ملہم کو الہام کے رو سے ایسے احکام بتلائے جاتے ہین کہ شریعت کے رو سے ان کی بجا آوری درست نہین ہوتی مگر جسے بتلائے جاتے ہین اسے ان کا بجا لانا فرض ہوتا ہے اور عدم بجا آوری مین اسے موت نظر آتی ہے اور سخت گناہ ہوتا ہے حالانکہ شریعت اسے گناہ قرار ہی نہین دیتی - یہ تمام باتین من لدنا علما

کے تحت مین ہوتی ہین - ایک جاہل تو ان کو شریعت کے مخالف قرار دے گا اور اعتراض کرے گا مگر وہ اس کی بیوقوفی ہو گی وہ بھی اصل مین ایک شریعت ہی ہے جب سے دنیا چلی آئی ہے یہ دونون باتین ساتھ ساتھ چلی آتی ہین یعنے ایک تو ظاہر شریعت جوکہ دنیا کے امور کے واسطے ہوتی ہے اور ایک وہ امور جوکہ از روئے کشف والہام کے ایک مامور پر نازل ہوتے ہین اور اسے حکم ہوتا ہے کہ یہ کرو - بظاہر گو وہ شریعت کے مخالف ہو مگر اصل مین بالکل مخالف نہین ہوتا - مثلاً دیکھو کہ از روئے شریعت کے تو دیدہ دانستہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالنا منع ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ - مگر ایک شخص کو حکم ہوتا ہے کہ تو دریا مین جا اور چیر کر نکل جا تو کیا وہ اس کی نافرمانی کریگا بھلا تبلاؤ تو سہی کہ حضرت ابراہیم ؑ کا عمل کہ بیٹے کو ذبح کرنے لگ گئے تھے ؑ مگر وہ ایسا عمل تھا کہ ان کے قلب نے اسے قبول کرکے تعمیل کی پھر دیکھو موسے ؑ کی مان تو نبی بھی نہ تھی مگر اس نے خواب کے روسے موسے ؑ کو دریا مین ڈالدیا شریعت کب اجازت دیتی ہے کہ اس طرح ایک بچہ کو پانی مین پھینکدیا جاوے - بعض امور شریعت ورا ورا ..... ہوتے ہین اور وہ اہل حق سمجھتے ہین جوکہ خاص نسبت خدا تعالے سے رکھتے ہین اور وہی ان کو بجالاتے ہین ورنہ اس طرح تو خدا پر اعتراض ہوتا ہے کہ وہ لغو امور کا حکم کرتا ہے حالانکہ خدا کی ذات اس سے پاک ہے اسکا سر وہی جانتے ہین جو خدا سے خاص تعلق رکھتے ہین ایسے امور مین جلد بازی سے کام نہ لینا چاہیئے - خدا تعالے نے یہ قصے اس لئے درج کئے ہین کہ انسان ادب سیکھے ایک مرید کا ادب اپنے مرشد کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اس پر اعتراض نہ کیا جاوے اور اسکے افعال واعمال پر اعتراض کرنے مین مستعجل نہ ہو جو علم خدا نے اسے (مرشد کو) دیا ہوتا ہے اسکے اوسے خبر ہی نہین ہوتی ورنہ اس طرح کی مخالفت کرنے سے کہین سلب ایمان کی نوبت نہ آجاوے شریعت کا ایک رنگ ظاہر پر ہے اور ایک محبت الٰہیہ پر ہے کہ جنسے خدا کے خاص تعلق ہوتے ہین ان پر کشف ہوتے ہین ایسے امور ان سے صادر ہوتے ہین کہ لوگونکو اعتراض کا موقعہ ملتا ہے موسے ؑ پر اعتراض کیا کہ جیشن کیون کی آخر اس حرکت سے خدا کا غضب ان پر شروع ہوا اور جذام کے آثار نمودار ہوئے دوسرے گناہون مین تو عذاب دیر سے آتا ہے مگر ان مین فوراً شروع ہو جاتا ہے -

سائل نے عرض کی کہ موسے ؑ نے پھر کیون جرات کی حالانکہ وہ نبی تھے +

فرمایا کہ اسی لئے تو یہ قصہ لکھا ہے کہ وہ نبی تھا اور تم تو امتی ہو تم کو تو اور بھی ڈر کر قدم رکھنا چاہیئے - یہہ اس طرح کے امور ہوتے ہین کہ ظاہری شریعت کو منسوخ کر دیتے ہین - مولانا روم نے ایسی ہی ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک طبیب نے ایک کنیز کو ایسے طریق سے ہلاک کر دیا کہ پتہ نہ لگا ...... مسہل وغیرہ ایسی ادویہ دیتا رہا کہ وہ کمزور ہو ہو کر مر گئی تو پھر اس پر لکھا ہے کہ اسپر قتل کا جرم نہ ہو گا کیونکہ وہ تو مامور تھا - اس نے اپنے نفس سے اسے قتل نہین کیا بلکہ امر سے کیا اسی طرح ملک الموت جو خدا جانے کسقدر جانین روز ہلاک کرتا ہے کیا اسپر مقدمہ ہو سکتا ہے وہ تو مامور ہے اسی طرح ابدال بھی ملائکہ کے رنگ مین ہوتے ہین خدا ان سے کئی خدمات لیتا ہے - پیمانہ شریعت سے ہر ایک امر کو ناپنا غلطی ہوتی ہے +

بقیہ کارروائی افتتاحی جلسہ

تعلیم الاسلام کالج قادیان متعلقہ

مورخہ ۲۸ - مئی ۱۹۰۳ء

تقریر دلپذیر حضرت حکیم نور الدین صاحب

سلمہ الرحمٰن

پیشتر اس کے کہ ہم یہ تقریر درج کرین اول یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ تعلیم الاسلام کالج اور بورڈنگ کے درمیان جو میدان ہے اس مین اس جلسہ کا انتظام ہوا تھا شمالی جانب ایک چبوترہ بنا کر اسپر اراکین مدرسہ ودیگر معزز احباب کیخاطر کرسیان رکھی گئی تھین جنوبی جانب اس چبوترہ کے ایک بڑی میز تھی جس پر دہنی طرف قرآن کریم اور بائین طرف کرۂ ارض رکھا ہوا تھا - میدان کی دہوپ سے حفاظت کے واسطے ایک سائبان لگایا گیا تھا - اور میز کے بالمقابل ایک لمبا ستون تھا + اس نظارہ کو ذہن مین جما کر آپ اس ذیل کی تقریر کو مطالعہ فرمادین +

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ +

امابعد ہم تو ہر روز تم کو وعظ سناتے ہین اور سارا دن اسی مین صرف ہو جاتا ہے - قرآن شریف کا وعظ بھی خدا کے فضل سے مستقل طور پر جاری ہے - مگر اسوقت خصوصیت سے مجھے ارشاد ملا ہے کہ کچھ سناؤن تمہید کی ضرورت نہین ہے اسوقت یہ نظارہ سامنے موجود ہے - ایک طرف قرآن شریف اور دوسری طرف کرۂ ارض پڑا ہوا ہے پھر اوپر سائبان ہے - اور ایک طرف وہ لمبی لکڑی ہے - یہی مضمون کافی ہے - انسان کو خدا نے بنایا ہے اور اسکے اندر اس قسم کی اشیاء رکھی ہین کہ اگر ان سب کا نشوونما نہ ہو تو پھر وہ انسان انسان نہین رہتا ایک ذلیل مخلوق ہو جاتا ہے - لیکن اگر ان خدا کی عطا کردہ قوتون کا عمدہ نشوونما ہو تو وہی انسان خدا کا مقرب بن سکتا ہے اور اسکے یہی ذرائع ہین جو تمہارے سامنے ہین (قرآن کیطرف اشارہ کرکے) یہ پاک کتاب جب نازل ہوئی اسوقت ساری دنیا مین اندھیر تھا - عرب خصوصیت سے ایسی حالت مین تھا کہ کل دنیا کا درست ہو جانا آسان مگر اس کا سدھرنا مشکل سمجھا جاتا تھا - یرمیا نبی کے نوحہ مین یہ ایک فقرہ موجود ہے جس مین وہ اپنی قوم کو نصیحت کرتا ہے کہ تم نے سچے خدا کو چھوڑ دیا - دیکھو تمہارے پاس عرب موجود ہین وہ جھوٹے خداؤن کو نہین چھوڑ سکتے لیکن یہ ایک کتاب ہے جس نے ان عربون کو ایسا بنایا اور وہ عزت دی کہ وہ دنیا کے ہادی مصلح - نور - اور ہدایت بن گئے اسکا ذریعہ صرف قرآن کریم ہی تھا جو ان کے واسطے شفا - نور - اور رحمت ہوا +

قرآن کریم کا دائین جانب ہونا تمہارے لیے خوش قسمتی کی فال ہے اور یہ وہی کتاب ہے جوکہ دائین جانب ہونی چاہیئے اس سے یہ تفاول ہے کہ تمہارے دائین ہاتھ مین ہو (کرۂ ارض کیطرف اشارہ کرکے) دوسری طرف یہ ہے جسپر زندگی چل رہی ہے - کتاب اللہ مین بھی اس کی ترتیب اسی طرح سے ہے کہ اول آسمان کا ذکر ہے تو پھر زمین کا موجودہ ضرورت کے لحاظ سے تمکو اس قرب الٰہی کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے - جیسے عرب کی نابود ہستی بود ہو کر نظر آئی وہ ذریعہ قرآن کریم ہے کہ جس سے اس کرہ پر ان کو حکمرانی حاصل ہوئی تھی - اسوقت اسکے بڑے حصہ ایشیا اور افریقہ اور یورپ ہی تھے جنکو مخلوق جانتی تھی اور اس قرآن کی بدولت ان معلوم حصص پر ان کی حکمرانی ہوئی مگر اس کے

ساتھ ہی اصلی جڑ فضل الٰہی کا سائبان بھی ان پر تھا - ورنہ قرآن تو وہی موجود ہے اور اسوقت اہل اسلام کی تعداد بھی اُس وقت سے اضعاف مضاعفہ ہے - آنحضرت صلعم کے زمانہ مین پڑھے لکھون کی تعداد ۱۳۵ سے زیادہ ہرگز نہ تھی - خطرناک قوم کے مقابلہ پر سخت جنگ کیحالت مین ۳۱۳ سے زیادہ سپاہی نہ تھے - غزوہ خندق مین ۶۰۰ تھے اب باوجود اس کے کہ اسوقت سے بہت بہت زیادہ تعداد موجود ہے مگر وہ بات نہین ہے - نہ عزت نہ آبرو نہ اندرونی خوشی نہ بیرونی تو اس بات کی جڑ یہ ہے کہ اس زمانہ مین جسوقت فرمان نازل ہوا اس کی قدر کی گئی اسکو دستور العمل بنایا گیا - نتیجہ یہ ہوا کہ اہل عرب جو اول کچھ نہ تھے پھر سب کچھ بن گئے - قرآن شریف کے ابتدائی الفاظ مین لکھا ہے - ذالک الکتاب لاریب فیہ نبی کریم صلعم نے اس کتاب کا ادب اس طرح سے کیا کہ آپ کے زمانہ مین سوائے قرآن کے اور کوئی کتاب نہ لکھی گئی اسوقت بھی خوش قسمتی سے وہی کتاب موجود ہے اگر کوئی اور بھی اسوقت کی لکھی ہوئی ہوتی تو پھر یہ جوش نہ ہوتا یا خدا اور کوئی راہ کھولدیتا - غرضیکہ اس کتاب کی عزت سے فضل الٰہی کا وہ سایہ قایم ہوا - جیسے اسوقت تم لوگ آسائش سے بیٹھے ہو سائبان تمپر ہے - دھوپ کی تپش سے محفوظ ہو - اس طرح وہ لوگ جو کہ جنگلون مین اور دور دراز بلاد مین رہتے تھے وہ اسکے ذریعہ سے امن کی زندگی بسر کرنے لگے +

تمام ترقیون - عزت - اور حقیقی خوشی کی جڑ یہ کتاب ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہم اس (کرۂ ارض) پر حکمرانی کرتے ہین اور اسی کے ذریعہ سے فضل الٰہی کا سایہ ہمپر پڑ سکتا ہے - یہ خیال کرو کہ ایرانی سلطنت ایسی راحت مین ہے ہرگز نہین - جس قدر وہ اس کتاب سے دور ہے اسی قدر اس مین گند ہے - مگر تم کو ان باتون کا علم نہین ہے - بڑے بڑے لایق - چالاک اور پھرتی سے بات کرنیوالون کے ساتھ ناچیز کی حالت مین میرا مقابلہ ہوا ہے مگر اس قرآن کے ہتیار سے جب مین نے انسے بات کی ہے تو ان کے چہرون پر ہوائیان اڑنے لگ گیئن ایک انسان جو کہ بیماریون مین مبتلا ہو بظاہر تم اسے خندہ اور خوش دیکھ سکتے ہو مگر اندر سے دیکھو اسے ملامت کا نشانہ بنا رہے ہین یاد رکھو خوشی کا چشمہ قلب ہے عقل نہین [illegible] جب تک [illegible] خوشی ہوتی ہے مگر جو لوگ غمون مین مبتلا ہون ان کو حقیقی خوشی نہیں ہوا کرتی +

مین تم لوگ ایک بچہ کا قصہ سناتا ہون کیونکہ تم بھی بچے ہو مگر وہ عمر مین تم سب سے چھوٹا تھا اسکا نام یوسف ع ہے جس وقت بھائیون نے اسے باپ سے مانگا اور چاہا کہ اسے باپ سے الگ کر دین اور جنگل مین جا کر ایک کنوئین مین اتار دیا اب تم سمجھ سکتے ہو کہ اس کی کیا عمر تھی اگرچہ وہ چھوٹا تھا اور ناواقف تھا مگر پھر بھی بچون کی طرح باپ سے الگ ہونے اور نکالے جانے کا اسے علم تھا اور یہ جانتا تھا کہ اس سے دکھ ملتا ہے ذرا سوچو تو جب ایک بچہ کو اس کی ماں سے الگ کیا جاتا ہے تو بچہ کا کیا حال ہوتا ہے بچے [illegible] کے نام سے دب جاتے ہین سہم جاتے ہین اور اسکو وہ تاریک کنوان دکھایا گیا جس مین اسے اتارا گیا نہ اسوقت کوئی یار اور نہ آشنا نہ ماں اور نہ باپ اگر ہوتے بھی تو اسے وہ بات نہ تبلا سکتے جو خدا نے بتائی اور ان کو کیا علم تھا کہ اسکا انجام کیا ہوگا - مگر خدا کا سایہ اسپر تھا اور خدا نے اسے بتلایا - لتنبئنہم بامرہم ہذا وہم لایشعرون - کہ اے یوسف ع دیکھ تجھے باپ سے الگ کیا تیری زمین سے تجھے الگ کیا اور اندھیرے کنوئین مین ڈالا مگر مین تیرے ساتھ ہونگا اور اس علیحدگی کی تعبیر کو تو بھائیوں کے سامنے بیان کریگا اور ان کو اس بات کا شعور نہین ہے - دیکھلو یہ باتین باپ نہین کر سکتا نہ وعدہ دیسکتا ہے کہ یون ہوگا - یا جاہ و جلال کیوقت تک یہ تندرستی بھی ہوگی - ایک باپ بچے سے پیار تو کر سکتا ہے مگر وہ اسکے آیندہ کیحالت کا کیا اندازہ لگا سکتا ہے ان باتون کو جمع کر کے دیکھو - اگر کوئی انسان تسلی دیتا تو بچہ کو پیار کرتا گلے مین ہاتھ ڈالتا اور اسے کہتا کہ ہم جیجی دینگے مگر خدا کی ذات کیا رحیم ہے وہ فرماتا ہے - لتنبئنہم بامرہم ہذا یعنی وہ عروج دونگا کہ تو ان احمقونکو اطلاع دیگا یہ حقیقت ہے اس سایہ کی جسے مین چاہتا ہون تمپر ہو - **علوم کی تحصیل آسان ہے مگر خدا کے فضل کے نیچے اسے تحصیل کرنا یہ مشکل ہے** - کالج کی اصل غرض یہی ہے کہ دینی اور دنیوی تربیت ہو مگر اول فضل کا سایہ ہو - پھر کتاب پھر دستور العمل ہو اسکے بعد دیکھو کہ کیا کامیابی ہوتی ہے - فضل الٰہی کے لئے پہلی بشارت پیارے عبدالکریم نے دی ہے وہ کیا ہے حضرت صاحب کی دعائین ہین مین ان دعاؤنکو کیا سمجھتا ہون یہ بہت بڑی بات ہے اور یقیناً تمہارے ادراک سے بالاتر ہوگی مگر مین کچھ تبلاتا ہون +

مخالفتونسے انسان ناکامیاب ہوتا ہے - گھبراتا ہے - ایک لڑکا ماسٹر کی مخالفت کرے تو اسے مدرسہ چھوڑنا پڑتا ہے - جسقدر مہتمم مدرسہ کے ہین اگر وہ سب مخالفت مین آوین تو زندگی بسر کرنی مشکل ہو اگرچہ افسر بھی لڑکونکے محتاج ہین مگر ایک ذرا سے نکتہ سے اسے بورڈنگ مین رہنا مشکل ہو جاتا ہے - اب اسپر اندازہ کرو کہ ایک کی مخالفت انسان کو کیسے مشکلات مین ڈالتی ہے لیکن ہمارے امام کی ساری برادری مخالف ہے رات دن یہی تاک ہے کہ اسے دکھ پہونچے پھر گاؤن والے مخالف جاہل [illegible] کو نفع پہونچتا ہے - مین نے ایک شریر سے پوچھا کہ اب مرزا صاحب کی طفیل تمہاری کتنی آمدنی ہوگئی ہے تو کہا کہ بیس روپیہ ماہوار زیادہ ملتے ہین - علے ہذا القیاس ان گدھے والون اور مزدورون سب سے دریافت کرو تو یقین ہوگا کہ انکے واسطے ہمارا یہان رہنا کیسا بابرکت ہے مگر ان سب کے دلون مین ایک آگ بھی ہماری طرف سے ہے باوجود ہم سے متمتع ہونے کے پھر بھی ان کے اندر ایک کپکپی ہے کہ یہ یہان کیون آگئے - ابھی ایک مینار بن رہا ہے اگر کوئی میرے جیسا خلیق ہوتا تو راستہ کو توڑ کر مینار ایک کونے مین بناتا مگر اس مجسم رحم انسان (مرزا غلام احمد) نے اسے مسجد کے اندر بنایا کہ لوگونکو تکلیف نہ ہو ان لوگونکو غیرت نہین آتی کہ کیا ان دور دراز سے آنے والون کی عقل ماری گئی ہے کہ دوڑے چلے آتے ہین یہ کہان کے فلاسفر ہوئے جو ایسی بات کرتے ہین کیا ان کے تجارب ہم سے زیادہ ہین یا معلومات مین ہم سے بڑھکر ہین شرم کے مارے کچھ جواب تو نہین دے سکتے یہ کہتے ہین کہ ان لوگون کی مت ماری گئی ہے کہ روپیہ اپنا کھاتے ہین اور یہان رہتے ہین یہ حال تو گاؤن کی مخالفت کا ہے - پھر سب مولوی مخالف گدی نشین مخالف - شیعہ مخالف - سنی مخالف - آریہ مخالف - مشنری مخالف - دہریون کا کوئی مذہب نہین ہوتا مگر وہ بھی مخالف اور نہایت خطرناک دشمن اس سلسلہ کے ہین ان تمام مشکلات کے مقابلہ مین دیکھو وہ (حضرت مرزا صاحب) کیسے کامیاب ہے کیا تمہارا دل نہین چاہتا کہ تم اسطرح کامیاب ہو یہان ہمارا رہنا تمہارا رہنا سب اسی کے نظارہ ہین کہ باوجود اسقدر مخالفت کے پھر پروانہ وار اسپر گرتے ہین - اس کا باعث یہی ہے کہ وہ کتاب اللہ کا سچا حامی ہے اور رات دن دعا مین لگا ہوا ہے - اُس لڑکے سے بڑھکر کوئی خوش قسمت نہین ہے جسکے لئے یہ دعائین ہون - مگر ان باتونکو وہی سمجھتا ہے جس کی آنکھ بینا اور کان شنوا ہو +

(باقی دارد)

درس قرآن شریف

جزو ۵ - رکوع ۸

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۵

آنحضرت صلعم کا لشکر محدود تھا اور عرب بے شمار مقابلہ پر تھے - اب بھی اس کی نظیر موجود ہے کہ حضرت مرزا صاحب اکیلے اور انکے مقابلہ پر بڑے بڑے ادیب شاعر اور عالم موجود ہین اور کوئی مقابلہ پر عربی کی کتاب نہین لکھ سکتا - پھر ایک بات یہ بھی بڑے مزے کی تھی کہ جب کوئی دشمن مقابلہ کے لئے جاتا اس کے بعد ہی جلد اسلام قبول کر لیتا اور وہ فوراً فوج کا سپہ سالار بنا دیا جاتا غرضیکہ نصرت اور تائید کے جو وعدے اللہ تعالے کے آنحضرت اور مومنون کے ساتھ تھے ان مین بھی کوئی تخلف نہین ہوا اور یہ سب باتین قرآن کے منجانب اللہ ہونے پر دلالت کرتی ہین +

رد شیعہ | اس آیت سے بھی شیعو نکے خیالات کی تردید ہوتی ہے - قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ ہم نے سب مومنون کو بھائی بھائی بنا دیا - اور ان کے دلون مین کوئی کینہ اور حسد وغیرہ نہین ہے - پس اگر حضرت عمرؓ اور علیؓ مین اخلاص اتفاق اور باہمی محبت نہ تھی تو پھر تو قرآن کے خلاف ہوا مگر ان کا یہ خیال غلط ہے دیکھو حضرت عمرؓ جب شام کو تشریف لیگئے تو حضرت علیؓ کو اپنا خلیفہ کر گئے بقول شیعہ اگر علیؓ حضرت عمرؓ کو حق بجانب نہ جانتے تھے تو اب تو عنان حکومت ان کے ہاتھ مین تھی اپنا پورا تصرف کر لیتے لیکن ہم یہ تو نہین کہتے کہ وہ اتنی جرات کہان سے لاتے چونکہ وہ سب آپس مین بھائی بنا دئے گئے تھے اسلئے کوئی فساد کی بات نہ ہوئی اور نہ ان مین سے کسی کے دل مین دغا تھی غرضیکہ قرآن پر عمل درآمد کرنے والون مین بھی اختلاف نہین ہوا کرتا +

واذا جاءہم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطن الا قلیلا -

اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات امن کی یا خوف کی اس کو پھیلا دیتے ہین اور اچھا ہوتا اگر لے جاتے اس کو رسول کے پاس یا اپنے مین سے ان لوگونکے پاس جو بات سے بات نکالتے ہین اور اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا تو تم سب شیطان کے مطیع ہو جاتے -

الا قلیلا - یہ محاورہ عرب ہے اس کے معنے ہوا کرتے ہین سب کے سب یعنے جسقدر ہون +

فقاتل فی سبیل اللہ لا تکلف الا نفسک وحرض المومنین عسے اللہ ان یکف باس الذین کفروا واللہ اشد باسا واشد تنکیلا +

من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا - ومن یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا وکان اللہ علے کل شیئًا مقیتا +

واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا ان اللہ کان علے کل شیئٍ حسیبا +

پس مقابلہ کرو اللہ کی راہ مین - نہین تکلیف دیجاتی مگر تیری جان کو اور مومنون کو ترغیب دے - قریب ہے اللہ کہ روک دے کافرون کی جنگ - اللہ جنگ کرنے مین بہت سخت ہے اور وہ تکمیل ڈالکر سیدھا کر دیتا ہے -

جو نیک بات کی سفارش کرے اسکے اجر مین اس کو بھی حصہ ملیگا اور جو بری بات کی سفارش کرے اسکے وبال مین وہ بھی شریک ہو گا اور اللہ ہر شے پر ضابط ہے -

جب تم کو کوئی دعا دے تو تم اسکے جواب مین اس سے بہتر دعا دو یا کم از کم اتنی ہی دو - اللہ تعالے ہر ایک چیز کا حساب لینے والا ہے +

اللہ لا الہ الا ہو لیجمعنکم الے یوم القیامۃ لا ریب فیہا ومن اصدق من اللہ حدیثا

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہین ضرور ضرور وہ تم سب کو قیامت کے دن مین جمع کریگا اور اللہ سے بڑھکر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے +

یہ بات انسان کی فطرت مین ہے کہ دوسرونکے سامنے ذلیل ہونا پسند نہین کرتا - چاہتا ہے کہ گھر مین شہر مین - ملک مین جہان ہو ہر جگہ اس کی عزت ہو اور کسی قسم کی ذلت اسے نہ پہنچے اس کے اس

اصلاح مستورات

اسماءؓ

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۵

اسماءؓ نے فرمایا اے بیٹا مجھے امید ہے کہ میرا صبر تیرے حق مین صبر جمیل ہو گا اگر تو میرے سامنے ہلاک ہوا تو میرے اجر کا باعث ہو گا اور اگر غالب ہوا تو مجھے مسرت ہو گی - اب بسم اللہ آگے بڑھو اور مآل دیکھو" اس کے بعد ابن زبیر نے ان سے دعائے خیر کی التجا کی اور پھر زرہ پہن کے رخصت ہونے آئے (آپ اسوقت نابینا تھین - جب رخصت کرنے کے لئے آپ نے عبد اللہ کو گلے ملایا تو ہاتھ نے زرہ کو محسوس کیا آپ نے فرمایا اے عبد اللہ جو لوگ شہادت کے مشتاق ہوتے ہین وہ زرہ جوشن کو بالائے طاق رکھدیتے ہین - حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ مین نے محض آپ کے اطمینان کے لئے پہنی ہے - آپ نے فرمایا زرہ سے مجھے اطمینان نہ ہو گا - دامن کمر سے باندھو اور حملہ کرو آپ نے ایسا ہی کیا اور رجز پڑھتے ہوئے ایسے لڑے ایسے لڑے کہ شہید ہو گئے - حضرت عبد اللہ کی شہادت کے بعد حجاج نے کئی مرتبہ آپ کو بلایا لیکن آپ تشریف نہ لیگئین تیسری دفعہ جب آپ سے حجاج کی ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا کہ عبد اللہ پر جو مین نے یہ مصیبت ڈالی اس مین آپ نے مجھے کیسا پایا - آپ نے فرمایا کہ اے حجاج تو نے میرے بیٹے کی دنیا خراب کی اور اپنی آخرت خراب کی - مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ ثقیف (حجاج کے قبیلہ کا نام ہے) ایک دروغگو اور غارت گر پیدا ہو گا +

حضرت اسماءؓ اس واقعہ جانکاہ کے بعد بہت دن زندہ نہ رہین انہون نے ۷۳ھ مین ۱۰۰ برس کی عمر مین انتقال فرمایا +

اسلام مین عورتونکی حالت | ایک جرمن پروفیسر نے ان یورپین مصنفونکو تاریخی شہادتونکی بنا پر معقول جواب دیا ہے جو اسلام پر عورتونکو سخت حقیر سمجھنے کے متعلق الزام لگاتے ہین اس نے کئی عالم و فاضل اور عابد و زاہد اور شجاع اور دلیر مسلمان عورتون کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ جو منزلت اسلام نے عورتونکو ہر لحاظ سے دی ہے وہ بلاشبہ قابل رشک ہے - انشاء اللہ وہ مضمون عنقریب البدر کے کالمون مین درج کیا جاوے گا +

م فطری تقاضا کو پیش کر کے خدا تعالے فرماتا ہے کہ قیامت کے دن تم سب کو ہم جمع کرینگے - جہان آدم سے لیکر قیامت تک کی ساری مخلوق موجود

درس قرآن شریف

جزو ۵ - رکوع ۸

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۱ صہ ۱۶۵

آنحضرت صلعم کا لشکر محدود تھا اور عرب بے شمار مقابلہ پر تھے - اب بھی اس کی نظیر موجود ہے کہ حضرت مرزا صاحب اکیلے اور انکے مقابلہ پر بڑے بڑے ادیب شاعر اور عالم موجود ہین اور کوئی مقابلہ پر عربی کی کتاب نہین لکھ سکتا - پھر ایک بات یہ بھی بڑے مزے کی تھی کہ جب کوئی دشمن مقابلہ کے لئے جاتا اس کے بعد ہی جلد اسلام قبول کر لیتا اور وہ فوراً فوج کا سپہ سالار بنا دیا جاتا غرضیکہ نصرت اور تائید کے جو وعدے اللہ تعالے کے آنحضرت اور مومنون کے ساتھ تھے ان مین بھی کوئی تخلف نہین ہوا اور یہ سب باتین قرآن کے منجانب اللہ ہونے پر دلالت کرتی ہین +

ردّ شیعہ اس آیت سے بھی شیعونکے خیالات کی تردید ہوتی ہے - قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ ہم نے سب مومنون کو بھائی بھائی بنا دیا - اور ان کے دلون مین کوئی کینہ اور حسد وغیرہ نہین ہے - پس اگر حضرت عمرؓ اور علیؓ مین اخلاص اتفاق اور باہمی محبت نہ تھی تو پھر تو قرآن کے خلاف ہوا مگر ان کا یہ خیال غلط ہے دیکھو حضرت عمرؓ جب شام کو تشریف لیگئے تو حضرت علیؓ کو اپنا خلیفہ کر گئے بقول شیعہ اگر علیؓ حضرت عمرؓ کو حق بجانب نہ جانتے تھے تو اب تو عنان حکومت ان کے ہاتھ مین تھی اپنا پورا تصرف کر لیتے لیکن ہم یہ تو نہین کہتے کہ وہ اتنی جرات کہان سے لاتے چونکہ وہ سب آپس مین بھائی بنا دئے گئے تھے اسلئے کوئی فساد کی بات نہ ہوئی اور نہ ان مین سے کسی کے دل مین دغا تھی غرضیکہ قرآن پر عمل درآمد کرنے والون مین بھی اختلاف نہین ہوا کرتا +

واذا جاءہم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطٰن الا قلیلا -

اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات امن کی یا خوف کی اس کو پھیلا دیتے ہین اور اچھا ہوتا اگر لے جاتے اس کو رسول کے پاس یا اپنے مین سے ان لوگونکے پاس جو بات سے بات نکالتے ہین اور اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا تو تم سب شیطان کے مطیع ہو جاتے -

الا قلیلا - یہ محاورہ عرب ہے اس کے معنے ہوا کرتے ہین سب کے سب یعنے جسقدر رہون +

فقاتل فی سبیل اللہ لا تکلف الا نفسک وحرض المومنین عسے اللہ ان یکف باس الذین کفروا واللہ اشد باسا واشد تنکیلا +

من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا - ومن یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا وکان اللہ علے کل شیءٍ مقیتا +

واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا ان اللہ کان علے کل شیءٍ حسیبا +

پس مقابلہ کرو اللہ کی راہ مین - نہین تکلیف دیجاتی مگر تیری جان کو اور مومنون کو ترغیب دے - قریب ہے اللہ کہ روکدے کافرون کی جنگ - اللہ جنگ کرنے مین بہت سخت ہے اور وہ نکیل ڈالکر سیدھا کر دیتا ہے -

جو نیک بات کی سفارش کرے اسکے اجر مین اس کو بھی حصہ ملیگا اور جو بری بات کی سفارش کرے اسکے وبال مین وہ بھی شریک ہوگا اور اللہ ہر شے پر ضابط ہے -

جب تم کو کوئی دعا دے تو تم اسکے جواب مین اس سے بہتر دعا دو یا کم از کم اُتنی ہی دو - اللہ تعالے ہر ایک چیز کا حساب لینے والا ہے +

اللہ لا الہ الا ہو لیجمعنکم الے یوم القیامۃ لا ریب فیہا ومن اصدق من اللہ حدیثا

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہین ضرور ضرور وہ تم سب کو قیامت کے دن مین جمع کریگا اور اللہ سے بڑھکر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے +

یہ بات انسان کی فطرت مین ہے کہ دوسرونکے سامنے ذلیل ہونا پسند نہین کرتا - چاہتا ہے کہ گھر مین - شہر مین - ملک مین جہان ہو ہر جگہ اس کی عزت ہو اور کسی قسم کی ذلت اسے نہ پہنچے اس کے اس [illegible]

[illegible] م فطری تقاضا کو پیش کر کے خدا تعالے فرماتا ہے کہ قیامت کے دن تم سب کو ہم جمع کرینگے - [illegible] قیامت تک کی ساری ساری مخلوق موجود [illegible]

دراز کرے +

اصلاح مستورات

اسماءؓ

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۱ صہ ۱۶۵

اسماءؓ نے فرمایا اے بیٹا مجھے امید ہے کہ میرا صبر تیرے حق مین صبر جمیل ہوگا اگر تو میرے سامنے ہلاک ہوا تو میرے اجر کا باعث ہوگا اور اگر غالب ہوا تو مجھے مسرت ہوگی - اب بسم اللہ آگے بڑھو اور مآل کار دیکھو" اس کے بعد ابن زبیر نے ان سے دعائے خیر کی التجا کی اور پھر زرہ پہن کے رخصت ہونے آئے (آپ اسوقت نابینا تھین - جب رخصت کرنے کے لئے آپ نے عبد اللہ کو گلے ملایا تو ہاتھ نے زرہ کو محسوس کیا آپ نے فرمایا اے عبد اللہ جو لوگ شہادت کے مشتاق ہوتے ہین وہ زرہ جوشن کو بالائے طاق رکھدیتے ہین - حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ مین نے محض آپ کے اطمینان کے لئے پہنی ہے - آپ نے فرمایا زرہ سے مجھے اطمینان نہ ہوگا - دامن کمر سے باندھو اور حملہ کرو آپ نے ایسا ہی کیا اور رجز پڑھتے ہوئے ایسے لڑے ایسے لڑے کہ شہید ہو گئے - حضرت عبد اللہ کی شہادت کے بعد حجاج نے کئی مرتبہ آپ کو بلایا لیکن آپ تشریف نہ لیگئین تیسری دفعہ جب آپ سے حجاج کی ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا کہ عبد اللہ پر جو مین نے یہ مصیبت ڈالی اس مین آپ نے مجھے کیسا پایا - آپ نے فرمایا کہ اے حجاج تو نے میرے بیٹے کی دنیا خراب کی اور اپنی آخرت خراب کی - مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ ثقیفہ (حجاج کے قبیلہ کا نام ہے) ایک دروغگو اور غارت گر پیدا ہوگا +

حضرت اسماءؓ اس واقعہ جانکاہ کے بعد بہت دن زندہ نہ رہین انہون نے ۷۳ھ مین ۱۰۰ برس کی عمر مین انتقال فرمایا +

اسلام مین عورتونکی حالت ایک جرمن پروفیسر نے ان یورپین مصنفونکو تاریخی شہادتونکی بنا پر معقول جواب دیا ہے جو اسلام پر عورتونکو سخت حقیر سمجھنے کی متعلق الزام لگاتے ہین اس نے کئی عالم و فاضل اور عابد و زاہد اور شجاع اور دلیر مسلمان عورتون کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ جو منزلت اسلام نے عورتونکو ہر لحاظ سے دی ہے وہ بلا شبہ قابل رشک ہے - انشاء اللہ وہ مضمون عنقریب البدر کے کالمون مین درج [illegible] دے گا +

البدر

ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب - مالک کارخانہ

ہمدم صحت لاہور منشی احمد الدین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ کی ضروری عرضداشت دربارہ توسیع اشاعت البدر مندرجہ صفحہ ۱۵۸ پڑھکر اس کے شکریہ مین ایک خریدار البدر کو اور ایک الحکم کو دیتے ہین یہ خریدار تو البدر کو اس مضمون کے شکریہ مین دیا گیا ہے مگر امید ہے کہ منشی صاحب کی درخواست کے مطابق ڈاکٹر صاحب اور دیگر احباب اول تو دس دس پانچ پانچ نہین تو دو دو اور کم از کم ایک ایک خریدار ضرور البدر کو پیشگی قیمت ادا کرنے والے لا دیوین گے +

منشی احمد دین صاحب کی یہ عرضداشت اپنے اندر ایک سر بھی رکھتی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ منشی صاحب اپنی وسیع حوصلگی سے وعدہ فرما چکے ہین کہ کم از کم پانصد خریدار البدر کو دین یہ وعدہ ابتدائے دسمبر ۱۹۰۲ء مین ہوا اور الحمد للہ کہ منشی صاحب بذات خود بھی اسے عملی طور پر نباہتے مین ساعی رہے ہین اور اب اسی کے ایفا کرنے مین زیادہ سہولت اور دیگر احمدی احباب کو مستحق ثواب کرنے کی غرض سے یہ عرضداشت لکھدی ہے کہ تاکہ وہ موعود نمبر پورا کر دیا جاوے امید ہو کہ ہمارے بھائی منشی صاحب کی اعانت فرمانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرینگے اور ان کو اس امر کا پاس ہوگا کہ ہمارے بھائی احمد دین کی قلم سے جو اقرار نکل چکا ہے وہ ضرور ایفا ہو جاوے اور اسی طرح کی پاسداری قومی یکدلی ہمدردی اور اخوت پر ایک بین ثبوت ہے۔ ساتھ ہی اپنے احباب کی توجہ مین اسطرف بھی دلانا چاہتا ہون کہ جیسے وہ البدر کی اشاعت مین ساعی ہون ویسے اس سلسلہ کی دیگر اخبارات اور رسائل وغیرہ کی اشاعت کو بھی ملحوظ رکھین مثلاً رسالہ ریویو آف ریلیجنز کہ جو امریکہ یورپ افریقہ وغیرہ تمام دنیا مین ایک صف شکن کام اپنی کارگذاری سے ثابت ہو رہا ہے اور عیسویت کے بت کو پاش پاش کر رہا ہے اس کی اشاعت مین کوشش کرنا بھی ایک بڑا فرض منصبی احمدی جماعت کا ہے +

ہر ایک احمدی ممبر کا فرض ہے کہ اپنی ذاتی ضروریات اور دیگر خویش واقارب کے حقوق کی ادائیگی پھر لنگر خانہ - مدرسہ - یتیم خانہ وغیرہ کے ضروریات کو مد نظر رکھتا ہوا ان اخبارون کو رسالون کی اشاعت اور خریداری مین ضرور حصہ لیوے کیونکہ یہ بھی ایک پہلو سے احمدی مشن کے تبلیغی حصہ کی خدمت کو پورا کر رہے ہین اور ہر ایک شخص اپنے حسب حال خواہ سارے اخبار اور رسائل خواہ رسالہ خواہ اخبار ضرور خریدے +

خریدارون کو ضروری اطلاع

اکثر خط اس مضمون کے آتے ہین کہ اگر کوئی نیا اشتہار وغیرہ ہو تو اسے اخبار کے ساتھ روانہ کر دو۔ ایسے اصحاب کو واضح ہو کہ جب تک کسی اشتہار پر ضمیمہ البدر نہ چھپا ہوا ہو تب تک اخبار کے ہمراہ روانہ کرنا ڈاکخانہ کے قانون کے خلاف ورزی ہے۔ اسی طرح کسی کتاب یا دوسرے پیکٹ مین خط ڈالکر روانہ کرنا بھی خلاف قانون ہے اس سے احتراز چاہیے +

طبی نوٹ

ہیضہ

آج کل اکثر جگہ ہیضہ کی شکایت سنی جاتی ہے اس لئے ہم حضرت حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب کے مجربات جو اس مرض کی نسبت ہین درج اخبار کرتے ہین۔

(۱) سلفورک ایسڈ ڈائلیوٹ کو کمزور کرکے متواتر ۲۰-۳۰ بوند پلانا +

(۲) شکم پر مسٹرڈ (رائی) پلاسٹر اتنی دیر رکھنا کہ شکم سرخ ہو جاوے۔

(۳) اگر پیشاب بند ہو تو گرم پلٹس کی کی ٹکور گردہ پر کرو اور رائی کا پلستر رکھو +

(۴) برف بہت کھلاؤ جسقدر مریض کھا سکے ایک دفعہ خود حکیم صاحب اس مرض مین مبتلا ہوئے تو یہی علاج کیا۔

(۵) ایک شخص کو جنگل مین ہیضہ ہوا تو آپنے یہ نسخہ دیا جس سے وہ شفایاب ہوا +

تخم مرچ سرخ - ہینگ - افیون - کافور

(۶) ایک گاؤن مین ہیضہ تھا - تو ذیل کے علاج سے ہزارون کی جان بچی۔

گل آک (مدار) ناشگفتہ - سہاگہ کھیل شدہ - نمک سیاہ
.... ۱۲ ماشہ - ۵ ماشہ ۵ ماشہ

لونگ ۵ ماشہ مرچ سیاہ - ۵ ماشہ - گولی بقدر دو رخ نیم کی چھال کے جوشاندہ کے ساتھ گھنٹہ گھنٹہ بعد دی گئی۔

(۷) لہسن کوٹ کر ہاتھ پاؤن کے ناخن پر لیپ کرنا۔

(۸) مکی کے تکّے کے اندر کی سفیدی لیکر مرچ سیاہ دوگنا ملا کر حب بقدر دو سرخ بنا کر کھلانا۔

ہیضہ سے حفاظت

(۱) ان ایام مین پیٹ بھر کر کھانا نہ کھانا چاہئے۔

(۲) خالی پیٹ دھوپ مین پھرنے سے بچنا چاہیے۔

(۳) کپڑے صاف اور غسل وغیرہ کرنا چاہئے

(۴) اجوائن - کالی مرچ - صبح اور دوپہر کو گھوٹکر ذرا سا پانی ملا کر پینا چاہیے +

(۵) پیاز اور مشک کو سونگھتے رہنا چاہیے +

(۶) حتی الوسع پینے کا پانی سخت گرم اور پھر ٹھنڈا کر کے تھوڑا تھوڑا پینا چاہیے +

(۷) سبز پودینہ کی چٹنی اور ترشی کا گاہے گاہے استعمال۔

(۸) گھرون کو مصفا رکھنا گندھک و گوگل کی دھونی دینا بھی مفید ہے + (نیّر آصفی)

صیانتہ الناس + اندنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی روانہ کیا تھا اسکا جواب مولوی صاحب نے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ طبع کرایا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ بک ایجنسی سے بقیمت ایک آنہ (ایک پائی) ملسکتا ہے ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو چاہیے کہ اسکی متعدد کاپیان خرید لیوین +

البدر

ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب - مالک کارخانہ

ہمدم صحت لاہور منشی احمد الدین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ کی ضروری عرضداشت دربارہ توسیع اشاعت البدر مندرجہ صفحہ ۱۵۸ پڑھکر اس کے شکریہ مین ایک خریدار البدر کو اور ایک الحکم کو دیتے ہین یہ خریدار تو البدر کو اس مضمون کے شکریہ مین دیا گیا ہے مگر امید ہے کہ منشی صاحب کی درخواست کے مطابق ڈاکٹر صاحب اور دیگر احباب اول تو دس دس پانچ پانچ نہین تو دو دو اور کم از کم ایک ایک خریدار ضرور البدر کو پیشگی قیمت ادا کرنے والے ہو دیوین گے +

منشی احمد دین صاحب کی یہ عرضداشت اپنے اندر ایک سرّ بھی رکھتی ہے اور وہ یہ ہے - کہ منشی صاحب اپنی وسیع حوصلگی سے وعدہ فرما چکے ہین کہ کم از کم پانصد خریدار البدر کو دین یہ وعدہ ابتدائے دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء مین ہوا اور الحمد للہ کہ منشی صاحب بذات خود بھی اسے عملی طور پر نباہتے مین ساعی رہے ہین اور اب اسی کے ایفا کرنے مین زیادہ سہولت اور دیگر احمدی احباب کو مستحق ثواب کرنے کی غرض سے یہ عرضداشت لکھدی ہے کہ تا کہ وہ موعود نمبر پورا کر دیا جاوے امید ہو کہ ہمارے بھائی منشی صاحب کی اعانت فرمانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرینگے اور ان کو اس امر کا پاس ہوگا کہ ہمارے بھائی احمد دین کی قلم سے جو اقرار نکل چکا ہے وہ ضرور ایفا ہو جاوے اور اسی طرح کی پاسداری قومی - یکدلی ہمدردی اور اخوت پر ایک بین ثبوت ہے - ساتھ ہی اپنے احباب کی توجہ مین اسطرف بھی دلانا چاہتا ہون کہ جیسے وہ البدر کی اشاعت مین ساعی ہون ویسے اس سلسلہ کی دیگر اخبارات اور رسائل وغیرہ کی اشاعت کو بھی ملحوظ رکھین مثلاً رسالہ ریویو آف ریلیجنز کہ جو امریکہ یورپ افریقہ وغیرہ تمام دنیا مین ایک صف شکن آلہ اپنی کارگذاری سے ثابت ہو رہا ہے اور عیسویت کے بت کو پاش پاش کر رہا ہے اس کی اشاعت مین کوشش کرنا بھی ایک بڑا فرض منصبی احمدی جماعت کا ہے +

ہر ایک احمدی ممبر کا فرض ہے کہ اپنی خ[illegible]

ضروریات اور دیگر خویش و اقارب کے حقوق کی ادائیگی پھر لنگرخانہ - مدرسہ - یتیم خانہ وغیرہ کے ضروریات کو مد نظر رکھتا ہوا ان اخبارون کو رسالون کی اشاعت اور خریداری مین ضرور حصہ لیوے کیونکہ یہ بھی ایک پہلو سے احمدی مشن تبلیغی حصّہ کی خدمت کو پورا کر رہے ہین اور ہر ایک شخص اپنے حسب حال خواہ سارے اخبار اور رسائل خواہ رسالہ خواہ اخبار ضرور خریدے +

خریدارون کو ضروری اطلاع

اکثر خط اس مضمون کے آتے ہین کہ اگر کوئی نیا اشتہار وغیرہ ہو تو اسے اخبار کے ساتھ روانہ کر دو - ایسے اصحاب کو واضح ہو کہ جب تک کسی اشتہار پر ضمیمہ البدر نہ چھپا ہوا ہو تب تک اخبار کے ہمراہ روانہ کرنا ڈاک خانہ کے قانون کے خلاف ورزی ہے - اسی طرح کسی کتاب یا دوسرے پیکٹ مین خط ڈالکر روانہ کرنا بھی خلاف قانون ہے اس سے احتراز چاہیے +

طبی نوٹ

ہیضہ

آج کل اکثر جگہ ہیضہ کی شکایت سنی جاتی ہے اس لئے ہم حضرت حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب کے مجربات جو اس مرض کی نسبت ہین درج اخبار کرتے ہین -

(۱) سلفورک ایسڈ ڈائلیوٹ کو کمزور کر کے متواتر ۳۰-۳۰ بوند پلانا +

(۲) شکم پر مسٹرڈ (رائی) پلاسٹر اتنی دیر رکھنا کہ شکم سرخ ہو جاوے -

(۳) اگر پیشاب بند ہو تو گرم پلٹس کی کی ٹکور گردہ پر کرو اور رائی کا پلستر رکھو +

(۴) برف بہت کھلاؤ جسقدر مریض کھا سکے ایک دفعہ خود حکیم صاحب اس مرض مین مبتلا ہوئے تو یہی علاج کیا -

(۵) ایک شخص کو جنگل مین ہیضہ ہوا تو آپنے یہ نسخہ دیا جس سے وہ شفایاب ہوا +

تخم مرچ سرخ - ہینگ - افیون - کافور

(۶) ایک گاؤن مین ہیضہ تھا - تو ذیل کے علاج سے ہزارون کی جان بچی -

گل آک (مدار) ناشگفتہ - سہاگہ کھیل شدہ - نمک سیاہ ...... ۱۲ - ماشہ - ۵ - ماشہ ۵ - ماشہ

لونگ ۵ ماشہ مرچ سیاہ - ۵ ماشہ - گولی بقدر دو سرخ نیم کی چھال کے جوشاندہ کے ساتھ گھنٹہ گھنٹہ بعد دی گئی -

(۷) لہسن کوٹ کر ہاتھ پاؤن کے ناخن پر لیپ کرنا -

(۸) نلی کے تنکے کے اندر کی سفیدی لیکر مرچ سیاہ دوگنا ملاکر حب بقدر دو سرخ بنا کر کھلانا -

ہیضہ سے حفاظت

(۱) ان ایام مین پیٹ بھر کر کھانا نہ کھانا چاہئے -

(۲) خالی پیٹ دھوپ مین پھرنے سے بچنا چاہیئے -

(۳) کپڑے صاف اور غسل وغیرہ کرنا چاہیئے

(۴) اجوائن - کالی مرچ - صبح اور دوپہر کو گھوٹکر ذرا سا پانی ملاکر پینا چاہیئے +

(۵) پیاز اور مشک کو سونگھتے رہنا چاہیئے +

(۶) حتی الوسع پینے کا پانی سخت گرم اور پھر ٹھنڈا کر کے تھوڑا تھوڑا پینا چاہیئے +

(۷) سبز پودینہ کی چٹنی اور ترشی کا گاہے گاہے استعمال -

(۸) گھرون کو مصفا رکھنا گندہک و گوگل کی دھونی دینا بھی مفید ہے + (نیر آصفی)

صیانۃ الناس + اندنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی روانہ کیا تہا اسکا جواب مولوی صاحب نے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ طبع کرایا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ بک ایجنسی سے بقیمت ایک آنہ دو پائی ملسکتا ہے ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو چاہیئے کہ اسکی متعدد کاپیان خرید لیوین +

نظم

میرزا ناصر نواب صاحب دہلوی ثم القادیانی

ضمیمہ دعوۃ الحق

آج اک نظم میرے ہاتھ آئی
ہے رسول خدا کا وہ شیدا
آنسو آتے ہین اس کو سن کے نکل
صدق سے اپنا حال لکھا ہے
عاجزی بیکسی کا ہے اظہار
پچھلی کرتوت پر ندامت ہے
درد انگیز التجائین ہین
عجز ہے سوز و بیقراری ہے
خوف کی اور رجا کی ہے تصویر
تیر و نشتر سے کم نہین ہے بیان
حق سے ہوتین یہ سب دعائین اگر
کہ علیم و خبیر ہے وہ ذات
رگ جان سے قریب تر ہے وہ
ہر گھڑی وہ دعائین سنتا ہے
اور وہ قادر ہے بخش دینے پر
ہے جواد و کریم وہ مولا
ہے وہ رحمٰن ہو عوض دیتا
کارخانہ ہے اس کا بے پایان
اس سے مانگو کل مرادین پاؤ
درد اور سوز سے سوال کرو
اس کے در پر لگائے جو دھونی
خواہ زانی ہو یا شرابی ہو
سودخوار ہی مین ہو گزاری عمر
واعظ بے عمل رہا ہو گو
کرے توبہ کہ ہے خدا تواب
اس سے مانگو مراد پاؤ گے
ہان طریق دعا کرو حاصل
حق نے بھیجا ہے ہم مین اک نذیر
چاہتے ہو اگر خدا کی رضا
اس کے محبوب سے ملو آکر
سیدھے پنجاب کو چلے آؤ
قادیان اس کے مقام کا ہے نام
اس کی خدمت مین چند روز رہو
ہے رسول خدا کا یہ نائب
کل حجابون کو تم اٹھا کر آؤ

جس کا ناظم ہے اک میرا بھائی
درد ہے اس کی نظم سے پیدا
لوٹ جاتا ہے بس دل بیکل
دل کا رنج و ملال لکھا ہے
ہے رسول خدا سے ہانک پکار
اک عجیب نقشۂ مصیبت ہے
حق کے محبوب سے دعائین ہین
آہ و زاری ہے شرمساری ہے
جس سے ہوتی ہے دل مین اک تاثیر
کھو کے کر دل کیا ہے آہ و فغان
میرے نزدیک تھا بہت بہتر
بیکسون کی نصیر ہو وہ ذات
اپنے بندون سے باخبر ہے وہ
عاجزون کی پکار سنتا ہے
حکم ہے اس کا سب سے بالاتر
ہے غفور الرحیم وہ یکتا
کون ہے اس سے جو نہین لیتا
عقل انسان جس مین ہے حیران
روبرو اس کے ہاتھ تم پھیلاؤ
اس سے رو رو کے عرض حال کرو
مرتشی ہو و یا کہ ہو خونی
بدعتی ہو و یا وہابی ہو
گو منافق رہا ہو ساری عمر
بد زبان ہو و یا کہ ہو بد خو
اس سے مانگے کہ ہے بڑا وہاب
ہاتھ خالی نہ وان سے آؤ گے
کہ پذیرائی کے وہ ہو قابل
اس سے تم مل کے پوچھ لو تدبیر
ہے محبت کا اس کے گر دعوا
جان پر اپنی رحم فرماکر
نہ کسی اور سمت تم جاؤ
تم بھی آکر کرو کچھ اس مین قیام
صبر سے یان بصدق و سوز رہو
ہاتھ پر اس کے آکے ہو تائب
اپنی شیخی کو تم مٹا کر آؤ

آؤ لیکن ادب سے آؤ تم
شک اگر ہو تو تم کرو تحقیق
یونہی تقلید سے نہ مانو تم
یان تسلی تمہاری ہوگی ضرور
نور حاصل کرو یہان آکر
فضل حق آج قادیان پر ہے
یان سراج منیر روشن ہے
ہم مین نازل ہوا مسیح زمان
ہی یہی ہے اور یہی مہدی
جس کو باور نہ ہووے آ دیکھے
بھولے بھٹکون کا ہادی و رہبر
بگڑے بگڑون کو یہ بناتا ہے
دین کے آئینہ کی جلا یہ ہے
دین مین اس نے جان ڈالی آج
دشمن دین اس سے ہین نالان
اس نے شیطان کو کیا ناکام
ہے رسول خدا کا یہ حامی
اس کو نصرت خدا سے آتی ہے
ہین ملائک معین کار اس کے
وہی اعدا کو اس کے مارتے ہین
یہی حاکم ہے دین احمد کا
اس سے کھلتے ہین عقدۂ قرآن
ہے یہی آج واقف اسرار
دین کا حکمران یہی ہے اب
اس نے دجال کو تمام کیا
سرنگون کر دیا صلیب کو بس
روبرو اس کے منہ نہین کرتے
کھلبلی اس نے ڈالی تا لندن
اس کی تحریر ہے گویا شمشیر
کہ عدو اس کو پڑھ کے کہتے ہین
نہین اس سے مقابلہ آسان
اس سے ترسا بہت ہی ترسان ہین
آریہ اس سے خوف کرتے ہین
اس سے لڑتے ہین مولوی بے سود
سامنے اس کے جو کہ آتا ہے
جس کو شک ہو وہ آزما لیوے
سیکڑون اس سے ہم نے دیکھے نشان
ہے دعاؤن مین اس کی بس تاثیر
عمر کو کر چکے ہو تم برباد
اب بنو اسکے آگے حلقہ بگوش
بیٹھے دلی مین تم نہ باتین بناؤ

تاکہ یہان آکے فیض پاؤ تم
بعد تحقیق کے کرو تصدیق
بات میری ہنسی نہ جانو تم
ہے اندھیرا وہان یہان ہے نور
کچھ نہ پاؤ گے تم کہین جاکر
اور فضیلت اسے جہان پر ہے
جس سے ہوتا ضمیر روشن ہے
ہم مین اترا ہے مہدی دوران
جو حقیقت ہے ہم نے وہ کہدی
جھوٹ سچ کو وہ آ زما دیکھے
بازوؤں ٹوٹون کا ہے یہی شہپر
طالب حق کو حق دکھاتا ہے
حق کی جانب سے حق نما ہے یہ
کفر کی اس نے جان نکالی آج
اس کے حملون سے کفر ہے گریان
اس کے دم سے ہے شوکت اسلام
ان کے عشاق مین ہے یہ نامی
اس کے اعدا کو وہ ستاتی ہے
وہی کرتے ہین کار و بار اس کے
کام اس کے وہی سنوارتے ہین
یہی نائب ہے اب محمد کا
یہ دکھاتا ہے اب نئے نشان
ہے یہی آج دین کا سردار
صف شکن پہلوان یہی ہے اب
دین و دنیا مین اسنے نام کیا
ہین پرستار اک کے سب بس
سانس سے بھی وہ اسکے ہین تر
ایسی توپین چلائی ہین تن تن
یا کہ ہے زہر کا بجھا اک تیر
سامنے سے گریز کرتے ہین
دشمن دین اس سے ہین ترسان
بید کی طرح اس سے لرزان ہین
پادری اس سے دل مین ڈرتے ہین
ان مین ہے طمع و ریا و نمود
آتے ہی وہ تو مر ہی جاتا ہے
اپنے سر پر وہ یہ بلا لیوے
اس نے لکھے ہین درد بیدرسان
نظر فیض اس کی ہے اکسیر
مدتون رہ چکے ہو تم آزاد
تاکہ وا ہون تمہارے گوش ہوش
بنکے طالب خدا کے یان تک آؤ

دیکھ لو صورت غلام احمد
بال سیدھے ہین گندمی رنگت
اونچی پیشانی ہے وہ نورانی
وقت پر آگیا امام ہمام
اس سے آکر ملو کلام کرو
دین کی اس سے تم کرو تحقیق
تمکنت چھوڑ دو چلے آؤ
عزت ظاہری کو چھوڑو تم
اور ادھر آؤ کہ باغ جنت ہے
نور دین کی طرح بنو طالب
بدگمانی کو چھوڑ دو صاحب
چونکہ تم کو لگے ہین سو آزار
ہے یہان قادیان مین ایک طبیب
جان پر اپنی رحم فرماکر
اس کو آتی ہے بس دوا و دعا
ہے یہ صادق طبیب روحانی
چند روز اس کا تم علاج کرو
یان سکینت اگر نہ ہاتھ آئی
جو ہین چاہنا وہ فرمانا
اس کے آکر مرید بن جاؤ
بہہ رہی ہے یہ علم کی گنگا
پاپ جھڑ جائینگے [illegible]
آب تو یہ تمہین پلائین گے
دل سے مٹ جائیگی ہر اک خواہش
بیقراری ہر ایک جائے گی
دیکھنا کیا مزا لگا تمہین
یان تو جاری ہے نہر آب حیات
خضر ہم کو پلا رہا ہے آب
دور آخر ہے تم بھی لے لو جام
کس کو ملتی ہے یہ شراب طہور
بے نصیب اس کو جانتے ہین خراب
دور رہتے ہین اس سے وہ مغرور
نور جن کا خدا نے چھین لیا
جن کو ہے شوق پیشوائی کا
جن کو دی ہے خدا نے [illegible]
مولوی اسکے ہین حریف بنے
یہ یہودی منش خلاف امام
روبرو اسکے یا فنا ہونگے
اس کی بڑھتی ہی جائیگی عزت
اس کی خاطر سے آئی ہے طاعون
رفتہ رفتہ تمام ہونگے عدو

اس سے بہتر نہ تھے امام احمد
ہے برستی خدا کی بس رحمت
شکل و صورت مین یوسف ثانی
جس پہ بھیجا تھا مصطفےٰ نے سلام
گفتگو خوب کیجے صبح و شام
تم بناؤ اسے رفیق طریق
اب خدا کے لئے نہ شرماؤ
نفس سرکش کے سر کو توڑو تم
یان برستی خدا کی رحمت ہے
نفس شیطان پہ تاکہ ہو غالب
وقت فضل و کرم ہے لو صاحب
اور آتے نظر ہین بد آثار
جس کے نسخے ہین بس عجیب و غریب
نبض اس کو دکھاؤ یان آکر
ہاتھ مین اس کے ہے عجیب شفا
یان نہین ہے طریق شیطانی
خیر خواہون سے اپنے تم نہ ڈرو
نہ شفا تم نے یان اگر پائی
کوستے ہم کو گھر چلے جانا
علم ناقص پہ تم نہ اتراؤ
آؤ تم بھی لگاؤ اک غوطا
جتنے دھبے ہین جائینگے سب دھل
یہ مسیحا تمہین جلائین گے
کوئی باقی نہ ہوگی پھر کاہش
دل مین تسکین ایک آئیگی
جس کا آتا نہین بیان ہمین
گرد جس کے ذرا نہین ظلمات
اور دل کو جلا رہا ہے آپ
پاک و طیب ہے یہ نہین ہے حرام
جس سے ہوتا ہے عشق دنیا دور
اور سمجھتے ہین اس کو مثل شراب
صدق اور راستی سے جو ہین دور
جن کو حق نے بنا دیا اندھا
جن کو چسکا لگا گدائی کا
وہی کرتے ہین قوم کو پامال
جو کمینے تھے وہ شریف بنے
دیکھ لینا کہ ہونگے سب ناکام
یا بلاؤن مین مبتلا ہونگے
دم بدم ان پہ آئے گی ذلت
کہ کرے اسکے دشمنون کا خون
یا کہ آخر غلام ہونگے عدو

۲ دوستون کے لئے ہے شادی + دشمنون کے لئے ہے بربادی + دوربین ہو تو سوچ لو انجام + لو نہ ہرگز مخالفت کا نام + ہو موافق کہ فیض پاؤ تم + دل نہ افسوس مین جلاؤ تم + یان خدا کا ہمین ملا ہے پتا + ...

تم بھی آؤ تو تمکو دینگے بتا + نیک نیت سے تمکو دی ہے خبر + ہے یہان خیر کچھ نہین ہے شر + جھوٹ پاؤ تو تم چلے جانا + نہ یقین میری بات پر لانا + بلکہ دو چار گالیان دینا + اور کرایہ بھی مجھ سے بھر لینا ++

۲۷ اپریل لغایت ۱۸ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعۃ مین داخل ہونیوالون کی فہرست

جو ایام طاعون مین داخل بیعت ہوئے

نمبر	نام	مقام	ضلع
۵۵۵	سردار خان صاحب	فیروزوالہ	گوجرانوالہ
۵۵۶	غلام قادر صاحب	〃	〃
۵۵۷	داد علی صاحب	〃	〃
۵۵۸	اللہ یار صاحب	گوز بردار	سیالکوٹ
۵۵۹	غلام قادر صاحب	〃	〃
۵۶۰	شبیر احمد خانصاحب	مالیرکوٹلہ	
۵۶۱	محمد علی خانصاحب	بیگووالہ	سیالکوٹ
۵۶۲	غلام احمد صاحب	چک نمبر ۱۲۷	
۵۶۳	عطا محمد صاحب	بھونگہ	کپورتھلہ
۵۶۴	شہاب الدین صاحب	بنڈوری	ہوشیارپور
۵۶۵	اہلیہ شہاب الدین	〃	〃
۵۶۶	مسماۃ رانی بنت شہاب الدین	〃	〃
۵۶۷	امین الدین صاحب	〃	〃
۵۶۸	امیر الدین صاحب	〃	〃
۵۶۹	نور محمد صاحب	〃	〃
۵۷۰	بی بی رنیب	〃	〃
۵۷۱	بڈہی زوجہ امین الدین	پیلواڑہ	سیالکوٹ
۵۷۲	چراغ الدین صاحب	•	•
۵۷۳	میان عمر بخش صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۵۷۴	عبد اللہ صاحب	شاہدرہ	لاہور
۵۷۵	غلام علی نمبردار	چک نمبر ۲۴۵	جھنگ
۵۷۶	لبھو	اکھوال	گورداسپور
۵۷۷	اللہ بخش صاحب	〃	〃
۵۷۸	اہلیہ عبد المجید	جہلم	جہلم
۵۷۹	والدہ عبد المجید	〃	〃
۵۸۰	حیات	چوہان	گجرات
۵۸۱	حافظ غلام محمد صاحب	〃	〃
۵۸۲	ہاشم علی صاحب چک نمبر ۱۶۲	جنڈانوالہ	جھنگ
۵۸۳	عطا الٰہی صاحب 〃	〃	〃
۵۸۴	امداد الٰہی صاحب 〃	〃	〃
۵۸۵	عطا محمد صاحب 〃	〃	〃
۵۸۶	عطا محی الدین صاحب	〃	〃
۵۸۷	غلام محی الدین صاحب	〃	〃
۵۸۸	علی محمد صاحب	〃	〃
۵۸۹	طفیل محمد صاحب	〃	〃

نمبر	نام	مقام	ضلع
۵۹۰	شیر محمد صاحب	لنگانوالی	گجرات
۵۹۱	بھاگن زوجہ شیر محمد	〃	〃
۵۹۲	احمد بخش	〃	〃
۵۹۳	امیر بی بی ہمشیر عطا الٰہی	چک نمبر ۱۶۲	جھنگ
۵۹۴	اروڑا	جلال آباد	ملتان
۵۹۵	قاضی شیخ احمد صاحب	سیری	گوجرانوالہ
۵۹۶	اہلیہ 〃	〃	〃
۵۹۷	اہلیہ فضل دین صاحب	جھنیس ورگان	گوجرانوالہ
۵۹۸	حسن محمد صاحب	〃	〃
۵۹۹	محسن صاحب	〃	〃
۶۰۰	سوہنان	〃	〃
۶۰۱	صالح محمد صاحب	〃	〃
۶۰۲	بخشا	〃	〃
۶۰۳	ہستا	〃	〃
۶۰۴	سجادہ	〃	〃
۶۰۵	اللہ دین صاحب	〃	〃
۶۰۶	نظام الدین صاحب	〃	〃
۶۰۷	نواب	〃	〃
۶۰۸	مراد	〃	〃
۶۰۹	حافظ محمد صاحب	کوٹ ہرا	گوجرانوالہ
۶۱۰	اہلیہ 〃	〃	〃
۶۱۱	الٰہی بخش صاحب	•	〃
۶۱۲	محمد علی صاحب	〃	〃
۶۱۳	غلام محمد صاحب	جالندہر	جالندہر
۶۱۴	اہلیہ 〃	〃	〃
۶۱۵	عبد الکریم صاحب	جہلم	جہلم
۶۱۶	حکیم ابو عبد الغنی صاحب	ڈیلی وال	گوجرانوالہ
۶۱۷	رحمٰن	بہادروالی	〃
۶۱۸	قاضی فخر الدین پٹواری	•	سیالکوٹ
۶۱۹	محمد اکبر ملازم پولیس	گلگت	کشمیر
۶۲۰	مولوی محمد ابراہیم صاحب	ابدال	گجرات
۶۲۱	عیال مولوی محمد ابراہیم	〃	〃
۶۲۲	مولوی احمد دین صاحب تحریر دستاویز	دال	〃
۶۲۳	مولوی نور عالم صاحب واعظ	•	〃
۶۲۴	میان چراغ دین و غلام محمد	•	•
۶۲۵	علی محمد صاحب	چک نمبر ۳۵	جھنگ
۶۲۶	عبد الرحمٰن صاحب	〃	〃

نمبر	نام	مقام	ضلع
۶۲۷	عبد اللہ صاحب	چک نمبر ۳۵	جھنگ
۶۲۸	غلام فاطمہ	〃	〃
۶۲۹	عبد الواحد صاحب	پسرور	سیالکوٹ
۶۳۰	قمر دین صاحب	〃	〃
۶۳۱	علی محمد صاحب	〃	〃
۶۳۲	خدا بخش صاحب	امرتسر	امرتسر
۶۳۳	حافظ احمد دین صاحب	چک سکندر	گجرات
۶۳۴	محمد اسماعیل صاحب	نوروالہ	لدہانہ
۶۳۵	نبی بخش صاحب	لدہیانہ	〃
۶۳۶	محمد حیات ملازم نہر	شاہپور	شاہ پور
۶۳۷	حاکم بی بی	〃	〃
۶۳۸	میان بھاگ	امرتسر	امرتسر
۶۳۹	میان اللہ دیا صاحب	بنوڑ	پٹیالہ
۶۴۰	قادر بخش صاحب	〃	〃
۶۴۱	خدا بخش صاحب	〃	〃
۶۴۲	یوسف	〃	〃
۶۴۳	حافظ مولا بخش صاحب	〃	〃
۶۴۴	اہلیہ میان محمد امین صاحب اپیل نویس	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۶۴۵	عمر الدین معہ عیال	مرار	کپورتھلہ
۶۴۶	فقیر محمد صاحب	سمومی	ڈیرہ اسمٰعیل
۶۴۷	محمد اکبر صاحب	〃	〃
۶۴۸	محمد اکرم صاحب	〃	〃
۶۴۹	محمد افضل صاحب	〃	〃
۶۵۰	محمد قاسم صاحب	〃	〃
۶۵۱	غلام جنت	〃	〃
۶۵۲	مسماۃ بخت بہری	〃	〃
۶۵۳	والدہ فقیر محمد	〃	〃
۶۵۴	اہلیہ فقیر محمد	〃	〃
۶۵۵	مسماۃ بخت بہری	〃	〃
۶۵۶	میان عمر صاحب	〃	〃

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے اشتہار ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی چندہ لنگر خانے کا روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے انتظار بعد اس کا نام بیعت کنندوں سے خارج ہو جاوے گا۔

انوار الاسلام پریس قادیان مین باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر چھپکر شایع ہوا۔